السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ہمسایوں کے گھروں میں جانے سے منع کیا اور اس بات کو طلاق کے ساتھ معلق کر دیا (یعنی اگر گئی تو تجھے طلاق) ۔ مگر وہ بھولے سے چلی گئی، تو میں بیوی میں جھگڑا ہو گیا، اور شوہر نے اسے مارا تو عورت نے کہا: مجھے طلاق دو اسے اور غصہ آ گیا اور طلاق دے دی، پھر اسے اس پر ندامت ہوئی ۔ اور اعورت نے اسے جو کچھ اس نے کہا تھا نہیں دیا ۔ اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی طلاق، جب وہ بھول کر ہمسایوں کے گھر گئی ہے، نہیں ہوئی ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا   ٢٨٦ ... سورة البقرة

''اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر جائیں تو ہمیں مت پکڑ۔''

حدیث میں ہے، اس دعا پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے فرمایا:

قد فعلت (میں نے قبول کیا) (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان انه سبحانه وتعالی لم یکلف الا ما یطاق، حدیث: 126 ۔) اور دوسری طلاق میں بھی ظاہر یہی ہے کہ نہیں ہوئی، کیونکہ یہ طلاق بالعوض تھی، اور چونکہ عورت نے آپ کو کچھ نہیں دیا لہذا آپ کا اس کی طرف رجوع صحیح ہے اور وہ آپ کی بیوی ہے ۔ اور آپ کو چاہیئے کہ اس کے ساتھ بھلے طریقے سے وقت گزاریں اور اپنی زبان کی حفاظت کریں اور طلاق کے لفظ زبان پر لانے سے احتراز کریں، کہیں اپنی بیوی نہ کھو بیٹھیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 559

محدث فتویٰ